ہوگئی۔ کھلائی آکے زبردستی اوٹھا لیجاتی تھی۔ نوابصاحب کی والدہ زندہ تھین ہم نسے اوسی طرح ڈرتے تھے۔ جس طرح پانچ برس کا بچہ ڈرتا ہو۔ بیوی سے بھی انتہا کی محبت تھی۔ بچپن مین شادی ہوئی تھی۔ مگر سوائے عشرۂ محرم اور شبون کے کسی دن علٰحدہ سونے کا اتفاق نہ ہوا تھا۔

آپ تو ہنستے ہون گے مگر میرے دل سے پوچھیے۔ بیشک پیار کرنے کے قابل تھے۔ اس بڑھاپے مین جس وقت سوز پڑھتے تھے۔ دل لوٹ جاتا تھا۔

فن موسیقی مین اونکو کمال تھا۔ کیا مجال کوئی اونکے سامنے گا سکے۔ اچھے اچھے گویّون کو ٹوک دیا۔ سوزخوانی مین یکتا تھے۔ سندی سوز میر علی صاحب کے اونکو پہونچے ہوے تھے۔ اونکی ملازمت سے مجھے یہ فائدہ ہوا کہ سیکڑون سوز یاد ہو گئے۔ دور دور میری شہرت ہو گئی۔

خانم کی تعزیہ داری تمام شہر کی رنڈیون سے بڑھ چڑھ کے تھی۔ امام باڑے مین علم۔ جھنڈے۔ شیشہ آلات۔ جو تھے تھی۔ نادر تھی۔ عشرۂ محرم مین دس دن تک روز مجلس ہوتی تھی۔ عاشورے کے دن سیکڑون محتاج مومنین کی فاقہ کشی کی جاتی تھی۔ چہلم تک ہر جمعرات کو مجلس ہوتی تھی۔

میری سوزخوانی مشہور تھی۔ ایسی ترکیبین اور کسی کو کب یاد تھین۔ بڑے بڑے سوزخوان میرے سامنے مُنہ نہ کھول سکتے تھے۔ اسی سوزخوانی کی بدولت نواب ملکہ کشور کے محل تک میری رسائی ہوئی۔ جہان پناہ نے خود میری نوحہ خوانی کی تعریف کی۔ سرکار شاہی سے مجکو بہت کچھ ہر محرم مین عطا ہوتا تھا مرثیہ خوانون مین میرا اسم تھا۔ شب کو اپنے امام باڑے مین ماتم کرکے مجھے درِ دولت پر حاضر ہونا پڑتا تھا۔ کوئی دو بجے شب کو وہان سے آتی تھی۔

جس زمانے مین بسم اللہ کی مسّی ہوئی تھی نواب چھبن صاحب کے چچا کربلاے معلّیٰ گئے ہوئے تھے۔ بسم اللہ کی مسّی کو کوئی چھ مہینے گذرے ہون گے کہ وہ کربلا سے تشریف لائے۔ اونکی لڑکی کی نواب کے ساتھ منگنی ہو چکی تھی۔ اوٹھون نے آنے کے ساتھ ہی شادی کا زور دیا۔ نوابصاحب بسم اللہ جان پر مرتے تھے۔ اِدھر

بسم اللہ نے گھر مین بیٹھ جانے کا فقرہ دے رکھا تھا۔ صاف انکار کر دیا۔ مگر انکار جاتا کب تھا۔ شاہی زمانہ اونکی لڑکی پر گالی چڑھ چکی تھی وہ کب مانتے تھے۔ ایک شب کو نواب کے مکان پر جلسہ ہے۔ مصاحبین جمع ہاین۔ بسم اللہ نواب کے پہلو مین بیٹھی ہاین۔ اوس رات کو بسم اللہ کے ساتھ مین بھی چلی گئی تھی۔ سامنے بیٹھی گا رہی ہون۔ نوابصاحب طنبورہ چھیڑ رہے ہاین۔ نواب کے ایک مصاحب خاص دلبر حسین طبلہ بجا رہے ہاین۔ اتنے مین ایک خبردار نے خبر دی کہ بڑے نوابصاحب (نوابصاحب کے چچا) تشریف لائے ہین۔ نوابصاحب یہ سمجھے کہ آئے ہاین تو اندر محل مین بیگم صاحب (نوابصاحب کی والدہ) کے پاس جائینگے ہم سب کو بھی یہی خیال تھا۔ مگر وہ ذرا نا دیوانخانے مین گھسے چلے آئے۔ آکے جو دیکھا تو یہ جلسہ ہے۔ آگ بگولہ ہوگئے۔ خیر اونکے آنے کے ساتھ ہی گانا تو موقوف ہوا۔ نوابصاحب اوٹھ کھڑے ہوے۔

بڑے نوابصاحب۔ خیر اب تعظیم تکریم کو رہنے دیجیے۔ مجھے ایک امر ضروری عرض کرنا تھا۔ ورنہ آپ کے عیش مین خلل انداز ہوتا۔

نواب۔ ارشاد۔

بڑے نواب۔ آپ نچے ہاین۔ آپ کو معلوم نہین۔ میرے چھوٹے بھائی نواب احمد علیخان مرحوم نے والدہ مرحومہ کے سامنے انتقال کیا تھا۔ اس وجہ سے آپ محجوب الارث ہاین۔ کوئی حق آپ کا اوس جائداد مین نہین ہے۔ جسپر آپ قابض اور متصرف ہین بیشک والدہ مرحومہ نے آپ کو بیٹا کیا تھا۔ اور مرتے وقت آپ کے نام وصیت بھی کر گئی ہاین۔ مگر وہ کوئی چیز نہین۔ صرف ایک ثلث جائداد بنا بر اوس وصیت نامہ کے آپ کو مل سکتی ہے۔ مگر لوگون کے کہنے سننے سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آپ ثلث سے زیادہ صرف کر چکے ہاین۔ خیر ثلث کا مجکو دعوی نہین اور زیادہ کی نسبت آپ سے بازپرس کیجائیگی۔ اسلیے کہ آپ میرے خون جگر ہاین۔ اسکے بعد بڑے نوابصاحب آبدیدہ ہوگئے۔ مگر پھر ضبط کر کے آپ اس جائداد پر مدت العمر قابض و متصرف رہتے۔ میری ذاتی جائداد میرے خرچ کے لیے کفایت کرتی ہے۔ اور اوس جائداد کے بھی آپ ہی وارث ہوتے۔ مگر آپ کی بدوضعی نے مجکو مجبور کیا

کہ آپ کو اس جائداد موروثی سے بیدخل کردون - بزرگون کی نیک کمائی حرامکاری مین لٹانے کے لئے نہین ہے - منصف الدولہ کے آدمی میرے ہمراہ ہین - اسی وقت تمام گھر کا تخلیہ ہوگا - آپ فوراً مع ارباب نشاط یہان سے تشریف لیجائیے -

نواب - تو اس جائداد مین میرا کوئی حق نہین -

بڑے نواب - جی نہین — نواب - اچھا ایک ثلث پانے کا مستحق ہون

بڑے نواب - وہ آپ لیچکے - اور اگر آپ کو کچھ دعوی ہے تو درِ دولت پر تشریف لیجائیے - میرے نزدیک آپ کا ایک حبہ نہین ہے -

نواب - تو اچھا اماں جان کو مین اپنے ساتھ لیتا جاؤن گا -

بڑے نواب - وہ آپ سے دست بردار ہو چکی ہین - وہ میرے ساتھ کربلا جائینگی -

نواب - اچھا تو مین کہان جاؤن - ؟ -

بڑے نواب - یہ مین کیا جانون - یہ اپنے مصاحبین اور ملازمین اور مشغولہ و معشوقہ سے دریافت کیجئے -

نواب - اچھا تو میرے کپڑے اسباب وغیرہ تو دے دیجئے -

بڑے نواب - اس مکان مین آپ کا کوئی اسباب نہین ہے - نہ آپ کے ذاتی بنوائے ہوئے کپڑے ہین -

اسکے بعد منصف الدولہ کے آدمی دیوانخانے مین چلے آئے - نوابصاحب کو مع مصاحبین و ارباب نشاط گھر سے باہر کیا -

ہم لوگون نے گھر سے نکلتے ہی ڈولیان کرایہ کین - چوک کا راستہ لیا - مصاحبین اور نوابصاحب خدا جانے کہان گئے -

سنا ہے کہ مصاحبین ایک ایک کرکے راستہ ہی سے رخصت ہوگئے - نواب کے والد کا ایک قدیم ملازم مخدوم بخش جسکو نوابصاحب نے بیکار سمجھکر نوکری سے برطرف کر دیا تھا راستے مین ملا - اوسنے حال دریافت کیا - انکی بیکسی پر ترس کھا کے اپنے گھر لے آیا -

نوابصاحب کے گھر سے آنے کے بعد شب کو بسم اللہ کے کمرے مین جلسہ ہے - میان جسنو نوابصاحب کے خاص کارکن - مصاحب - دوست - جان نثار - جہان نواب کا

پسینا گرے وہان اپنا خون گرانے والے تشریف رکھتے ہین۔ یہ آج ہی کچھ نہین آئے ہین پہلے بھی نواب کے چوری چھپے آیا کرتے تھے۔ مگر آج کھُلے خزانے بڑے ٹھاٹھ سے بیٹھے ہین۔ اسوقت آپ بسم اللہ جان پر گویا بے شرکت احدے و بے مزاحمت غیرے قابض و متصرف ہین۔ نوکری کی گفتگو ہو رہی ہے۔

حسنو۔ دیکھو بسم اللہ جان۔ نواب سے تو آب کوئی امید نرکھو۔ مین جو کچھ کہو۔ وہ ویدیا کرون۔ غریب آدمی ہون۔ زیادہ تو میری ادقات نہین۔ جو نوابصاحب دیتے تھے اوسکا نصف بھی مجھے ممکن نہین۔ مگر ہان کسی نہ کسی طرح آپ کو خوش رکھونگا۔

بسم اللہ۔ غریب آدمی ہو۔ یہ نہین کہتے کہ نواب کی دولت کاٹ کاٹ کے گھر مین بھر لی۔ اور پھر ہم سے غریبی بیان ہوتی ہے۔ ایسے غریبون کو تاؤ تو من چربی سے کم نہ نکلے۔

میر حسنو۔ ہین۔ ہین۔ تم تو ایسا نہ کہو۔ وہ نواب کے پاس تھا ہی کیا جو مین گھر مین بھر لیتا۔ کیا میری والدہ صاحبہ کے پاس کچھ کم تھا۔

بسم اللہ۔ آپ کی والدہ صاحبہ۔ بوا فرخندہ نواب سرفراز محل کی خاصہ والیون مین تھین نہ؟

میر حسنو۔ (جھیپ کے) وہ جو کوئی ہون۔ جب مری ہین تو کوئی چار ہزار کا تو زیور چھوڑ کے مری ہین۔

بسم اللہ۔ وہ آپ کی بیوی سے کے یار کے ساتھ نکل گئین۔ آپ کے پلے کیا پڑا۔ میرے آگے ذرا شیخی نہ بگھاریے۔ مجھے رتی رتی حال آپ کا معلوم ہے۔

حسنو۔ تو کیا والد کے پاس کچھ کم تھا۔

بسم اللہ۔ والد آپ کے نواب حسن علیخان کے چڑیمارون مین تھے۔

حسنو۔ چڑی مارون مین ؟۔

بسم اللہ۔ اچھا وہ مرغبازون مین سہی۔

حسنو۔ مرغبازون مین تھے ؟

بسم اللہ۔ اچھا وہ بٹیر باز سہی۔ تھا تو چڑیا کا کام۔

حسنو۔ لیجیے آپ تو مذاق کرتی ہین۔

بسم اللہ۔ مین تو کھری کہتی ہون۔ اِسی سے بُری مشہور ہون۔ اور مین یہ کہتی بھی نہ تمھارے چھچھورے پَن پر جی جل گیا۔ یون تم آتے تھے۔ مین نے کبھی منع نہین کیا۔ آج ہی تو نواب پر یہ واردات ہوئی۔ آج ہی آپ نے میرے مُنہ در مُنہ نوکری کا پیغام دے دیا۔ ہوش کی دوا کرو۔ تم کیا نوکر رکھوگے۔ یہی نہ ایک مہینہ۔ دو مہینہ۔ دہ تین مہینے ہی۔ بس۔

حسنو۔ چھ مہینے کی تنخواہ جمع کر دون۔

بسم اللہ۔ زبان سے۔

حسنو۔ یہ لو (سونے کے جڑاؤ کڑے کی جوڑی کمر سے نکال کے) تمھارے نزدیک کتنے کا مال ہوگا۔

بسم اللہ۔ مین دیکھون۔ کڑے حسنو کے ہاتھ سے لیکے۔ اپنے ہاتھون مین پہن لیے کل چھنا مل کے لڑکے کو دکھاؤن گی۔ مگر بنے اچھے ہین۔ اچھا تو اب آپ تشریف لیجائیے۔ اسوقت تو مجھے چھٹن باجی نے بُلا بھیجا ہے۔ ٹھہر نہین سکتی۔ کل اِسی وقت آئیے گا۔

حسنو۔ تو کڑے اوتار دیجیے۔

بسم اللہ۔ یا اللہ! کوئی چورون سے پالا پڑا ہے۔ مین تمھارے کڑے کچھ کھا نہ جاؤنگی اسوقت میرے ہاتھ مین سادی بٹریان پڑی ہوئی ہین۔ اَمّان جان سے چھپ کے جاتی ہون اون سے کڑے مانگون گی تو کہین گی کیا کرو گی۔ اِسلیئے ذرا ہاتھ مین ڈال لیئے۔ صبح کو لے جانا۔

حسنو۔ کڑے دیدیجیے۔ میرے نہین ہین۔ نہین تو کیا بات تھی۔ تُجھ پر سے صدقے کیے تھی

بسم اللہ۔ تو کیا آپ کی اَمّان کے ہین۔ اُنھون نے انتقال کیا۔ پھر بھی آپکا مال ہے

حسنو۔ مین نے یونہین تمھین دکھا دئے تھے۔ میرا مال نہین ہے۔

بسم اللہ۔ جیسے مین پہچانتی نہین۔ یہ وہی کڑے ہین جو نواب نے اوسدن میرے سامنے گردی کو دیے تھے۔

حسنو۔ لو اور سنو۔ یہ کب؟۔

بسم اللہ۔ یہ جب۔ کہ جس دن نہین امراؤ کے مجرے کی فرمایش ہوئی تھی۔ نہین امراؤ نے

ضد کی کہ مین تو پورے نوٹ لون گی۔ نواب کے پاس خرچ نہ تھا۔ میرے سامنے صندوقچہ
بکال کے کپڑے پھینک دے تھے۔ (پھر میری طرف مخاطب ہو کے)
دیکھنا بہن امراؤ یہ وہی کپڑے ہین نہ؟۔
مین۔ مجھے کیا پوچھتی ہو۔ کیا تم جھوٹ کہو گی۔؟۔
بسم اللہ۔ بے خشکا کھایے۔ اب یہ کپڑے آپ کو نہ دیئے جائین گے۔ یہ ہمارے
نواب کے کپڑے ہین۔ ہمنے پہچانے۔ اب ہم نہ دین گے۔
حسنو۔ لو۔ اچھی کہی۔ اور وہ روپے جو ہمنے دیے ہین۔
بسم اللہ۔ روپے تم کہان سے لائے۔ وہ بھی نواب کا مال تھا۔
حسنو۔ جی ہان۔ مہاجن سے بیازو (سودی) لاکے دیئے تھے۔
بسم اللہ۔ اچھا تو مہاجن کو بھیجدیجیے۔ ہم اوسکو روپے دیدین گے۔ آپ ٹہلیے۔
حسنو۔ کپڑے تو مین لے کے جاؤن گا۔
بسم اللہ۔ مین تو نہ دونگی۔ حسنو۔ تو کچھ زبردستی ہے۔
بسم اللہ۔ جی ہان زبردستی ہے۔ لے اب چپکے سے کھسک جایئے نہین تو۔۔۔۔،
حسنو۔ اچھا تو رہنے دیجیے۔ کل ہی دیدیجیے گا۔
بسم اللہ۔ کل دیکھا جاے گا۔
" دیکھا جائیگا " بسم اللہ نے اس تیور سے کہا کہ میان حسنو کو چپکے سے اوٹھ کے چلے
جاتے ہی بن پڑی۔
بات یہ تھی کہ نوابصاحب کے چچانے جب چھبن صاحب کے نوکرون سے
حساب فہمی کی ہے اوسوقت جس قدر اسباب جس جس کی معرفت تھا اوسکو سود
اور اصل کا روپیہ دے کے چھڑوا لیا۔ حسنو سے اس کپڑے کی جوڑی کے لیے جب
بازپرس ہوئی تو یہ صاف مکر گیا کہ میری معرفت گروی نہین ہوے۔
اسی سے میان حسنو کی کورد بی تھی۔
بسم اللہ۔ (حسنو کے چلے جانے کے بعد مجھسے) دیکھا بہن یہ بڑا قابو چی ہے۔
نواب کا گھر اسی موذی نے تہس نہس کیا۔ مین مدت سے اس موئے کی تاک مین
تھی۔ آج ہی تو داؤن پر چڑھا ہے۔ یہ کپڑے مین اسکو کب دیتی ہون۔ کہاں کیا سکتا ہے۔

چوری کا تو مال ہے۔

مین۔ ہرگز نہ دینا۔ دینا ہے تو نواب کو دیدو۔ احسان بھی ہوگا۔

بسم اللہ۔ نواب کو بھی نہ دونگی۔ بہن گیارہ سو کی جوڑی ہے۔ موے نے سوا دو سو پر ہتھیا لی تھی۔ زیادہ برین نیست۔ سوا دو سو حوالے کرون گی۔ دس مین سود کے ہی

مین۔ بھلا مہاجن تمھین کیون دینے لگا۔

بسم اللہ۔ کیسا مہاجن۔ اسی نے روپے دیئے تھے۔ اور جب بڑے نواب نے پوچھا تو کیسا مکر گیا۔ اور اگر یہ کچھ زیادہ ڈھیس کرینگے تو انکو توالی چبوترہ دکھا دونگی

ابھی یہ باتین ہو ہی رہی تھین کہ نوابصاحب تشریف لائے۔ پا پیادہ۔ اکیلے۔ چہرے پر اداسی چھائی ہوئی۔ آنکھون مین آنسو بھرے ہوئے۔ نہ وہ شان نہ وہ شوکت۔ نہ وہ رعب داب نہ وہ بے تکلفی۔ چپکے سے اک کنارے بیٹھ گئے۔ سچ کہون۔ میری تو آنکھون مین آنسو بھر آئے۔ مگر مین نے اپنے کو ضبط کیا۔ مگر واہ ری بسم اللہ رنڈی ہو تو ایسی ہو۔ آنے کے ساتھ ہی کڑون کا قصہ چھیڑ دیا۔

بسم اللہ۔ نواب دیکھو یہ وہی کڑے کی جوڑی ہے نا۔ جو تم نے اوس دن حسنو کو گروی کرنے کو دی تھی۔

نواب۔ وہی ہین۔ یہ تو مکر گیا تھا کہ میرے ہاتھون گروی نہین ہوے۔

بسم اللہ۔ کتنے پر گروی ہوے تھے۔

نواب۔ یہ تو یاد نہین۔ شاید ڈھائی سو یا سوا دو سو۔ کچھ ایسے ہی تھے۔

بسم اللہ۔ اور سود کیا تھا۔

نواب۔ سود کا حساب کس نے آجتک کیا۔ جو چیز گروی ہوئی۔ پھر اوسکے کبھی چھڑانے کی نوبت نہین آئی۔ جو سود کا حساب کیا جاتا۔

بسم اللہ۔ اچھا تو یہ کڑے مین لے لون۔

نواب۔ لے لو۔

بسم اللہ۔ کہو تو میان حسنو کو مرزا صاحب کے پاس بھیجون۔

نواب۔ نہین۔ میرے سر کی قسم ایسا نہ کرنا۔ سید ہے۔

بسم اللہ۔ سید ہے۔ اسکے باپ کا تو پتہ نہین۔

نواب خیر وہ تو اپنے منہ سے کہتا ہے۔
مین اپنے دل مین نواب کی ہمّت پر آفرین کرنے لگی۔ واہ ری ہمّت۔ کیا کہنا خاندانی رئیس ہین نہ۔
بسم اللہ کی بے مروّتی دیکھیے۔ نواب سے وہی چھٹّن جان کے گھر جانے کا بہانہ کرکے اونکو سویرے سے رخصت کر دیا۔ خدا جانے کس سے وعدہ تھا۔
اس واقعے کے دوسرے یا تیسرے دن کا ذکر ہے۔ مین خانم صاحب کے پاس بیٹھی ہوئی ہون۔ اتنے مین ایک بوڑھی سی عورت آئی۔ خانم صاحب کو جھک کے سلام کیا۔ خانم نے بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ سامنے بیٹھ گئی۔
خانم۔ کہان سے آئی ہو۔
بڑھیا۔ کیا بتاؤن۔ کہان سے آئی ہون۔ کوئی ہے تو نہین۔ کیون؟
خانم۔ بوا یہان کون ہے؟ مین ہون۔ تم ہو۔ اور یہ چھوکری ہے۔ اسکو بات سمجھنے کی تمیز نہین۔ کہو۔
بڑھیا۔ مجھے نواب فخر النسا بیگم صاحب نے بھیجا ہے۔
خانم۔ کون فخر النسا بیگم صاحب؟
بڑھیا۔ اے لو تم نہین جانتین۔ نواب چھبّن .... "
خانم۔ سمجھی۔ کہو۔
بڑھیا۔ بیگم صاحب نے مجھے بھیجا ہے۔ آپ بسم اللہ جان کی مان ہین نہ۔
خانم۔ ہان۔ بات کہو۔
بڑھیا۔ بیگمصاحب نے کہا ہے کہ چھبّن صاحب میرا اکلوتا لڑکا ہے۔ مین بھی آپ پردانہ ہون۔ اور اوسکا باپ بھی پروانہ تھا۔ میرے نازون کا پالا ہے۔ اور اوسکا چچا بھی دشمن نہین ہے۔ اپنی اولاد سے بڑھ کے سمجھتا ہے۔ اُسکے بھی ایک اکلوتی لڑکی ہے۔ چھبّن کی منگیتر۔ لڑکی پر گالی چڑھ چکی ہے۔ چھبّن نے شادی کرنے سے انکار کر دیا۔ اسی پر چچا کو بڑا معلوم ہوا۔ مین نے بھی دخل نہین دیا۔ یہ سب تنبیہ کے لیے کیا گیا ہے۔ تمھاری لڑکی کا عمر بھر کا گھر ہے۔ جو تنخواہ لڑکا دیتا تھا۔ اوس سے دس اوپر مجھسے لینا۔ مگر اتنا احسان مجھپر کرو کہ شادی پر راضی کر دو۔ شادی کے بعد

سب جائداد اوسی کی ہے سوا اوسکے اور ہے کون۔ میری اور چچا کے جان ڈال کا مالک ہے۔ مگر اتنا خیال رکھو کہ یہ گھر تباہ ہونے نہ پائے۔ اسمین تمھارا بھی بھلا ہے اور ہمارا بھی۔ آئندہ تمکو اختیار ہے۔

خانم۔ بیگمصاحب کو میری طرف سے آداب تسلیمات کہنا۔ اور عرض کرنا کہ جو کچھ آپنے ارشاد کیا ہے خدا چاہے تو وہی ہوگا۔ مین آپ کی عمر بھر کی لونڈی ہون۔ مجھسے کوئی امر خلاف نہو گا۔ خاطر جمع رکھیئے۔

بڑھیا۔ مگر بیگم صاحب نے کہا ہے کہ چھبن کو اسکی خبر نہ ہو۔ بڑا ضدی لڑکا ہے۔ اگر کہین معلوم ہو گیا تو ہرگز نہ مانے گا۔

خانم۔ (ماما سے) کیا مجال۔ (مجھسے) "دیکھ چھوکری کہین کسی سے یہ قصہ نہ لے بیٹھنا"۔

مین۔ "جی نہین"۔

اسکے بعد بڑھیا نے علٰحدہ لیجا کے خانم سے چپکے چپکے باتین کین۔ وہ مین نے نہین سنین۔ ماما کے رخصت کے وقت خانم کو اتنا کہتے سنا۔

خانم۔ "میری طرف سے عرض کرنا کہ اسکی کیا ضرورت تھی۔ ہم لوگ تو قدیمی تمکوار ہین"۔

بڑھیا کے جانے کے بعد خانم نے بسم اللہ کو بلا بھیجا۔ اور کچھ ایسے دو انچھر کان مین پھونک دیے کہ اب جو نوابصاحب آئے تو وہ آؤ بھگت ہوئی کہ ملازمت کے زمانے مین بھی کبھی نہ ہوئی تھی۔ نوابصاحب بیٹھے ہین۔ بسم اللہ سے اختلاط کی باتین ہو رہی ہین۔ مین بھی موجود ہون کہ اتنے مین خانم صاحب خود بسم اللہ کے کمرے کے دروازے پر جا کے کھڑی ہوئین۔

خانم۔ اے لوگو ہم بھی آوین۔

بسم اللہ۔ (نواب سے) ذرا سرک بیٹھو۔ اماں آتی ہین۔ (خانم سے) آیئے۔

خانم نے اپنے سامنے آتے ہی نواب کو تین تسلیمین کین۔ مین نے آج کے دن کے سوا خانم کو اسطرح مودب ہو کر کسی کو سلام کرتے نہ دیکھا تھا۔

خانم۔ نواب سے حضور کا مزاج کیسا ہے۔